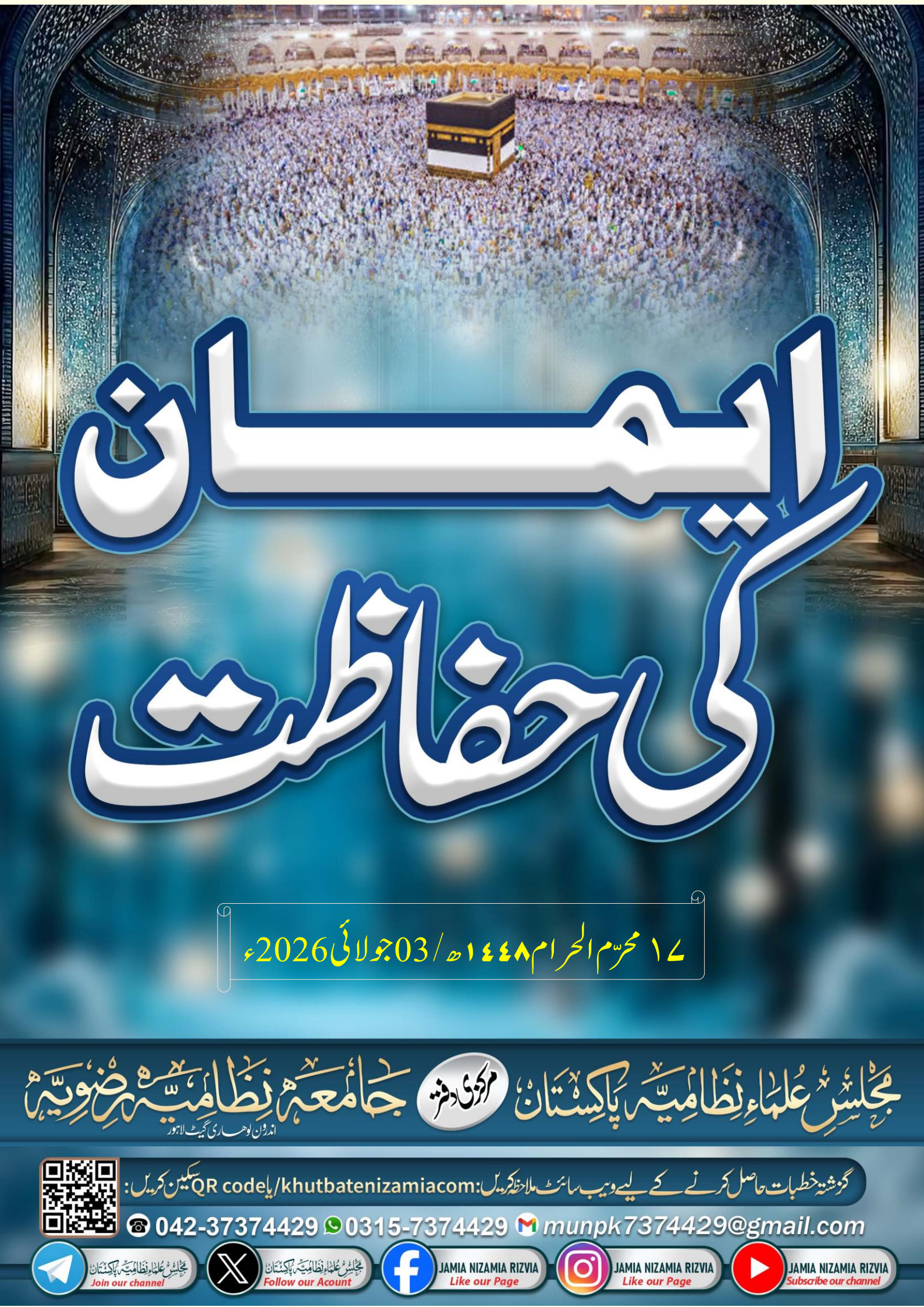

مجلسِ علماءِ نظامیہ پاکستان مرکزی دفتر جامعہ نظامیہ رضویہ
اندرون لوہاری گیٹ لاہور

گزشتہ خطبات حاصل کرنے کے لیے ویب سائٹ ملاحظہ کریں: khutbatenizamia.com/ یا QR code سکین کریں:

042-37374429 0315-7374429 munpk7374429@gmail.com

مجلسِ علماءِ نظامیہ پاکستان Join our channel
مجلسِ علماءِ نظامیہ پاکستان Follow our Acount
JAMIA NIZAMIA RIZVIA Like our Page
JAMIA NIZAMIA RIZVIA Like our Page
JAMIA NIZAMIA RIZVIA Subscribe our channel

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ، أَمَّا بَعۡدُ فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ حَقَّ تُقٰتِہٖ وَلَا تَمُوۡتُنَّ اِلَّا وَاَنۡتُمۡ مُّسۡلِمُوۡنَ۔ [اٰلِ عمرٰن 102:3]

اللہ تعالیٰ کے انعامات واحسانات بے شمار ہیں اور ہر نعمت ہی اپنی جگہ اہمیت کی حامل ہے، مگر اِن لاتعداد عِنایات میں سب سے بڑی اور قیمتی نعمت "ایمان" ہے؛ کیونکہ آخرت کی تمام سعادتوں، عزّتوں اور دائمی نعمتوں کا دار ومدار ایمان پر ہے۔ جس خوش نصیب کو مرتے وقت ایمان نصیب رہا اُسے آخرت میں بے حساب عزّتیں اور لازوال نعمتیں عطا کی جائیں گی اور خدانخواستہ ایمان سلامت نہ رہا تو آخرت میں ذِلّت ورُسوائی اور دردناک عذاب کے علاوہ کچھ نہیں۔

انسان کا سب سے بڑا دشمن، یعنی شیطان نعمتِ ایمان کو چھیننے کے لیے ایڑی چوٹی کا زور لگاتا ہے اور انسان کی موت تک اُس کا پیچھا نہیں چھوڑتا۔ ایک طرف شیطان جیسا طاقت وَر دشمن ہے اور دوسری طرف انسان جیسا کمزور بندہ.. چنانچہ اپنی طاقت کے بل بوتے پر اُس کا مقابلہ ممکن ہی نہیں، خصوصًا نزع کے سخت لمحات میں اپنی ہمّت سے شیطان کو ناکام بنانے کا تصوُّر بھی نہیں کیا جاسکتا۔ ایسے میں اللہ تعالیٰ کی رحمت بندے کو سہارا دیتی ہے اور قرآن وسنّت سے پیغام ملتا ہے کہ اگر تم اپنے مالکِ کریم کے ساتھ تعلُّق پختہ رکھو! زندگی میں اُس کے احکام پر عمل کرتے رہو اور ایمان کی سلامتی کے لیے فکر مند رہو تو موت کے وقت ربِّ کریم شیطان کے خلاف تمہاری مدد فرمائے گا۔ جب خالقِ کائنات کی مدد تمہارے شاملِ حال ہوگی تو شیطان تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکے گا اور تم دُنیا سے ایمان سلامت لے کر جاؤ گے۔

ارشادِ ربّانی ہے: یُثَبِّتُ اللّٰہُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا بِالۡقَوۡلِ الثَّابِتِ فِی الۡحَیٰوۃِ الدُّنۡیَا وَفِی الۡاٰخِرَۃِ ۚ وَیُضِلُّ اللّٰہُ الظّٰلِمِیۡنَ ۙ۬ وَیَفۡعَلُ اللّٰہُ مَا یَشَآءُ۔ "اللہ مسلمانوں کو دُنیا اور آخرت کی زندگی میں حق بات (کلمۂ ایمان) پر ثابت قدمی عطا فرماتا ہے اور کافروں کو گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے اور اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔" [ابرٰھیم 27:14]

اِس وقت شیطان اور اُس کے کارندے پوری طاقت کے ساتھ مسلمانوں کا ایمان کمزور کرنے کی کوششیں کر رہے ہیں اور ایسے ایسے فتنے سر اٹھا رہے ہیں جن کا کچھ عرصہ قبل تصوُّر بھی نہیں تھا۔ ایسی صورتِ حال میں ہماری ذمہ داری ہے کہ:

i. ایمان کے تحفُّظ کے لیے فکر مند رہیں اور بارگاہِ الٰہی میں نہایت خُشوع وخضوع کے ساتھ اُس کی سلامتی کی دعائیں کرتے رہیں۔
ii. فتنوں اور فتنہ پَروَروں سے اِس طرح دُور رہیں جیسے انسان کسی ڈاکو، آگ یا زہریلے جانور سے بچنے کی کوشش کرتا ہے۔
iii. قرآن وسنّت میں جن اُمور کو ایمان کی حفاظت کا ذریعہ قرار دیا گیا ہے، اُنھیں اپنی زندگی کا حصہ بنائیں۔

آج اِن شاء اللہ تعالیٰ "ایمان کی حفاظت" کے عنوان سے گفتگو کی جائے گی اور عصری حالات (Current Issues) کے تناظر میں تین ایسے ذرائع کا تذکرہ کیا جائے گا جو ایمان کی سلامتی کے لیے نہایت اہم ہیں۔

حفاظتِ ایمان کی فکر

بلاشبہ نعمتِ ایمان کی عطا بھی خالصۃً اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ہے اور اِس کی حفاظت بھی محض اُس کے لُطف و کرم سے ہے، تاہم ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ایمان کی حفاظت کے لیے فکر مند رہیں اور وہ ذرائع اختیار کریں جن سے ایمان کا تحفّظ نصیب ہوتا ہے۔

حکمِ قرآنی: اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ۔

"اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو جیسے اُس سے ڈرنے کا حق ہے! اور ضرور تمہیں صرف اسلام کی حالت میں ہی موت آئے!" [اٰلِ عمرٰن 102:3]

یعنی عمر بھر کوشش کرتے رہو کہ جب بھی تمہیں موت آئے تو حالتِ اسلام پر ہی آئے۔

جب کسی قیمتی شے کے ضائع ہونے یا لُٹ جانے کا خطرہ ہو تو بندہ اُس کی حفاظت کے لیے چوکس رہتا ہے اور ہر ممکن تدبیر اختیار کرتا ہے، مگر افسوس کہ ایمان جیسی عظیم ترین نعمت کے معاملے میں ہماری حالت اِس کے برعکس ہے! فتنوں کے دَور میں ایمان کو لاحق خطرات روز بروز بڑھ رہے ہیں، لیکن ہم اُس کی حفاظت کے لیے فکر مند ہونے کے بجائے مزید لاپرواہ ہوتے جارہے ہیں۔

حکمِ نبوی: سیدنا عبد اللہ بن عَمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ امام الانبیا ﷺ نے ارشاد فرمایا: إِنَّ الْإِيمَانَ لَيَخْلَقُ فِي جَوْفِ أَحَدِكُمْ كَمَا يَخْلَقُ الثَّوْبُ الْخَلَقُ، فَاسْأَلُوا اللهَ أَنْ يُجَدِّدَ الْإِيمَانَ فِي قُلُوبِكُمْ! یعنی "اے مسلمانو! بلاشبہ تمہارے دلوں میں ایمان بھی اُسی طرح پرانا (کمزور) ہو جاتا ہے، جیسے کپڑا پرانا ہو جاتا ہے؛ لہٰذا تم اللہ تعالیٰ سے دُعا کیا کرو کہ وہ تمہارے دلوں میں ایمان کو تازہ فرماتا رہے!" (المستدرک علی الصحیحین، حدیث:5، حدیث حسن)

عملِ اکابر: امیر المؤمنین سیدنا عمرِ فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایمان اتنا مضبوط تھا کہ شیطان میں اُن کا سامنا کرنے کی ہمت نہیں تھی، بلکہ آپ جس راستے سے گزرتے شیطان اُس راستے سے ہٹ جاتا تھا۔ اِس بلند شان کے باوُجود آپ رضی اللہ عنہ کی کیفیت یہ تھی کہ ایک مرتبہ رازدارِ رسول سیدنا حُذَیفہ بن یَمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے منافقوں کا تذکرہ کیا تو آپ فرمانے لگے: نَشَدْتُّكَ اللهَ أَنَا مِنْهُمْ؟ یعنی آپ نے رسول اللہ ﷺ سے منافقوں کے بارے میں معلومات حاصل کر رکھی ہیں، مَیں آپ کو اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں، سچ سچ بتانا! اُن میں میرا نام تو نہیں ہے؟ سیدنا حُذَیفہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: لَا، وَلَا أُبَرِّئُ أَحَدًا بَعْدَكَ۔ یعنی آپ کا نام ہرگز منافقوں میں نہیں ہے اور آپ کے علاوہ کسی کے بارے میں اِس طرح کھلی گواہی نہیں دوں گا۔" (باقیوں کے راز کو راز ہی رکھوں گا، مگر آپ کے ایمان کی گواہی ڈنکے کی چوٹ پر دیتا ہوں؛ کیونکہ اِس کی شہادت خود رسولِ کریم ﷺ نے بھی عطا کی ہے)

(مسند البزار، ج:7، ص:293، حدیث:2885۔ قال الهيثمي في مجمع الزوائد تحت الحديث:4225: رجالهٗ ثقات)

جن کا ایمان پختہ تھا، وہ اُس کی حفاظت کے لیے اتنے فکر مند تھے اور ہم اپنے ایمان کا حال جانتے ہیں، پھر بھی لاپرواہ ہیں۔

حفاظتِ ایمان کا اہم ذریعہ... تعظیمِ رسولِ کریم ﷺ

سرکارِ دوعالَم ﷺ کی ذاتِ اقدس عینِ ایمان، مرکزِ ایمان، رونقِ ایمان اور بہارِ ایمان ہے، بلکہ آپ ﷺ جانِ ایمان ہیں۔

اللہ کی سر تا بہ قدم شان ہیں یہ	اِن سا نہیں انسان وہ انسان ہیں یہ
قرآن تو ایمان بتاتا ہے انھیں	ایمان یہ کہتا ہے مِری جان ہیں یہ

جانِ ایمان ﷺ کے ساتھ مَحبَّت و تعظیم اور اتباع واِطاعت کا رشتہ جتنا مضبوط ہو گا اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ایمان اُتنا ہی محفوظ بھی ہو گا اور قوّت وترقّی بھی پائے گا، اِس کے برعکس اگر خدانخواستہ مرکزِ ایمان ﷺ کی محبت و تعظیم میں کمی آنے لگے تو ایمان کی سلامتی بھی خطرے میں پڑ جاتی ہے۔

خالقِ کریم جَلَّ مَجْدُہُ الْعَزِیْز نے متعدد آیاتِ مقدّسہ میں نہایت تاکید کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی تعظیم وتوقیر کا حکم فرمایا اور ساتھ ہی یہ دھمکی بھی ارشاد فرمائی کہ اگر تم نے تعظیمِ مصطفیٰ کریم ﷺ میں کوتاہی کا مظاہرہ کیا تو عمر بھر کے اعمال برباد ہو جائیں گے اور تمہیں اِس کا شعور بھی نہیں ہو گا۔

تعظیم کا حکم: تعظیمِ رسولِ کریم ﷺ ایمان کا اہم رکن اور فرائض کی بنیاد ہے۔ اِس کا اندازہ یوں کیجیے کہ ربِّ کریم نے سیدنا موسیٰ علیہ السلام اور اُن کی قوم کو نبیِ آخر الزماں ﷺ کے اوصافِ کریمہ بتائے، ساتھ ہی فرمایا: فَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِیْۤ اُنْزِلَ مَعَهٗۤ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۔ یعنی "جو لوگ نبیِ آخر الزماں پر ایمان لائیں اور اُن کی تعظیم کریں اور اُن کی مدد کریں اور اُس نور (قرآن) کی پیروی کریں جو اُن کے ساتھ نازل کیا گیا، وہی کامیاب ہیں۔" [الاعراف 157:7]

اِس آیتِ کریمہ سے کئی باتیں معلوم ہوئیں:

i. خالقِ کریم نے سرکارِ دوعالَم ﷺ کی جلوہ گری سے پہلے ہی سارے جہان میں آپ کے چرچے بھی فرمائے تھے اور اہلِ ایمان کو آپ کی تعظیم وتوقیر بھی تعلیم فرمائی تھی۔

ii. ایمان وہی معتبر ہے جو تعظیمِ رسول ﷺ سے آراستہ ہو، بے ادب کے بارے میں سخت اندیشہ ہے کہ وہ ایمان سے محروم ہو جائے۔

iii. ایمان کے بعد پہلے رسولِ کریم ﷺ کی تعظیم وتوقیر کا حکم دیا گیا، پھر قرآنِ مجید کی پیروی کا تذکرہ فرمایا، یہ اس بات کا سبق ہے کہ آپ ﷺ کی تعظیم وتوقیر تمام فرائض سے اہم ہے اور اصل الاصول ہے۔

بے ادبی کا انجام: رب العزّت جَلَّ شَانُہٗ نے ارشاد فرمایا: یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْۤا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ۔ "اے ایمان والو! نبیِ کریم کی آواز

پر اپنی آوازوں کو اُونچا نہ کرو! اور اُن کے حضور زیادہ بلند آواز سے کوئی بات نہ کہو! جیسے ایک دوسرے کے سامنے بلند آواز سے بات کرتے ہو، ورنہ تمہارے اعمال برباد ہو جائیں گے اور تمھیں پتا بھی نہیں چلے گا۔"[الحجرٰت2:49]

اعمال کفر سے برباد ہوتے ہیں، معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کی شانِ اقدس میں ادنٰی سی بے ادبی بھی کفر تک لے جاتی ہے۔

شیخ الاسلام خواجہ محمد قمر الدین سیالوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بردارِ مکرّم خواجہ فخر الدین سیالوی علیہ الرحمہ نے خوب کہا:

بابِ جبریل کے پہلو میں ذرا دھیرے سے	فخر کہتے ہوئے جبریل کو یوں پایا گیا
اپنی پلکوں سے درِ یار پہ دستک دینا!	اُونچی آواز ہوئی عمر کا سرمایہ گیا[1]

بعد ازِ وصال تعظیم: اکابرِ اُمّت نے یہ اُصول سکھایا کہ نبیِ اکرم ﷺ کے وصالِ مبارک کے بعد بھی آپ کی تعظیم و توقیر اُسی طرح فرضِ اعظم ہے جس طرح آپ ﷺ کی ظاہری حیاتِ مبارکہ میں فرض تھی۔ چنانچہ جب آپ ﷺ کا ذکرِ خیر ہو یا آپ کی حدیث و سنّت بیان کی جائے یا آپ کا اسمِ گرامی لیا جائے یا آپ کی سیرتِ طیّبہ بیان کی جائے، یوں ہی آپ کے صحابۂ کرام و اہلِ بیتِ عِظام علیہم الرضوان کا تذکرہ یا اُن کے ساتھ معاملہ ہو... ہر حال میں رسولِ کریم ﷺ کی تعظیم و توقیر کو ملحوظ رکھنا فرضِ اعظم ہے۔[2]

حالیہ گستاخی: چند روز قبل دس محرّم الحرام کو پاکستان کے معروف نجی چینل (جیو نیوز) نے ایک ویڈیو میں یہ منظر دکھایا کہ سرکارِ دوعالَم ﷺ کی پُشتِ انور پر حضراتِ حسنَیْنِ کریمَین رضی اللہ عنہما سوار ہیں۔ اِس بے باکانہ اِقدام سے مسلمانوں کے مذہبی جذبات مجروح ہوئے اور پیمرا (Pakistan Electronic Media Regulatory Authority) نے بھی اِسے اخلاقی و قانونی تقاضوں کے منافی قرار دیا۔ اِسی چینل نے 20 جون (2026ء) کو ایک ڈرامے میں مقدّس کلمات اور تصویر والی کتاب کی بے حُرمتی کا منظر بھی دکھایا۔

کوئی بھی ویڈیو نشر ہونے سے پہلے کئی مراحل سے گزرتی ہے.. اسکرپٹ تیار کیا جاتا ہے، پھر ریکارڈنگ، اُس کے بعد ایڈیٹنگ اور آخر میں کئی مرتبہ جانچ پڑتال کی جاتی ہے۔ کیا اِن تمام مرحلوں میں کسی کو بھی پتا ہی نہیں چلا کہ کائنات کی سب سے مقدّس ہستی کی توہین ہو رہی ہے؟ اِس کا مطلب ہے کہ یہ اتفاقی غلطی نہیں تھی، بلکہ ایک سوچی سمجھی سازش تھی۔ چنانچہ حکومت کو چاہیے کہ چینل کے خلاف ایسی مؤثّر قانونی کارروائی کرے کہ آئندہ کسی کو بھی بارگاہِ رسالت مآب ﷺ یا دینی مقدّسات سے متعلق جسارت کی جرأت نہ ہو۔

ہمیں اِس بات کو ذہن نشین کرنا ہے اور نسلِ نَو تک پہنچانا ہے کہ حفاظتِ ایمان کے لیے تعظیمِ رسول ﷺ بے حد ضروری ہے۔

---

[1] یعنی قدمَین شریفَین کی جانب "بابِ جبریل" کے پاس سیدنا جبریلِ امین علیہ السلام غلامانِ مصطفٰی کو تعظیم سکھاتے ہوئے فرما رہے تھے: محبوبِ خدا ﷺ کے دروازے پر دستک اپنی پلکوں سے دینا! کہیں ایسا نہ ہو کہ آواز بلند ہو جانے کی وجہ سے ساری عمر کے اعمال برباد ہو جائیں!

[2] وَاعْلَمْ أَنَّ حُرْمَةَ النَّبِيِّ ﷺ بَعْدَ مَوْتِهٖ وَتَوْقِيْرَهٗ وَتَعْظِيْمَهٗ لَازِمٌ كَمَا كَانَ حَالَ حَيَاتِهٖ، وَذٰلِكَ عِنْدَ ذِكْرِهٖ ﷺ وَذِكْرِ حَدِيْثِهٖ وَسُنَّتِهٖ وَسَمَاعِ اسْمِهٖ وَسِيْرَتِهٖ وَمُعَامَلَةِ آلِهٖ وَعِتْرَتِهٖ وَتَعْظِيْمِ أَهْلِ بَيْتِهٖ وَصَحَابَتِهٖ۔ (الشفاء بتعريف حقوق المصطفٰی: DKI، 40/2)

حفاظتِ ایمان کا ذریعہ... صحابہ واہلِ بیت رضی اللہ عنہم کی تکریم

قرآن وسنّت کا واضح فیصلہ ہے کہ انبیائے کرام اور خاص فرشتوں علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات کے بعد پوری کائنات میں سب سے افضل اور مقدّس ہستیاں رسول اللہ ﷺ کے صحابۂ کرام اور آپ کے اہلِ بیتِ عِظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین ہیں۔ ربِّ کریم نے قرآنِ مجید میں جابجا اُن کی عزّت افزائی فرمائی اور رسول اللہ ﷺ نے اپنے ارشاداتِ گرامی میں اُنھیں تعریف وتحسین سے نوازا۔

اِن مقبول ومحبوب ہستیوں سے محبّت وعقیدت رکھنے اور اِن کی عزّت وتکریم کرنے والے خوش نصیبوں پر ربّ العزّت جلّ مجدہٗ خاص رحمت فرماتا ہے اور اُنھیں ایمان کی سلامتی سے نوازتا ہے.... اِس کے برعکس اِن سے بغض یا اِن کی بے ادبی وتوہین پر ربِّ ذوالجلال سخت ناراض ہوتا ہے، ظاہر ہے کہ جس بدنصیب پر اللہ تعالیٰ غضب فرمائے تو پھر اُس کا ایمان کون بچا سکے گا!

بُغضِ صحابہ کا انجام: سیدنا براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا:

- اَلْأَنْصَارُ لَا يُحِبُّهُمْ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَّلَا يُبْغِضُهُمْ إِلَّا مُنَافِقٌ۔ یعنی "انصار صحابہ کی محبّت فقط ایمان والے کو ہی نصیب ہوتی ہے اور منافق کے علاوہ کسی کے دل میں بھی اِن سے بغض وعداوت نہیں ہوتی۔"
- فَمَنْ أَحَبَّهُمْ أَحَبَّهُ اللهُ وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ أَبْغَضَهُ اللهُ۔ یعنی "جو اِن سے پیار کرے اللہ تعالیٰ اُسے اپنا محبوب بنالے گا اور جو اِن سے بغض رکھے اللہ پاک اُس سے سخت ناراض ہوگا۔" (صحیح بخاری، حدیث:3783۔ صحیح مسلم، حدیث:75)

بُغضِ اہلِ بیت کا انجام: سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے روایت کردہ ارشادِ نبوی میں یہ حسین جملے بھی ہیں:

فَلَوْ أَنَّ رَجُلًا صَفَنَ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ فَصَلّٰى وَصَامَ ثُمَّ لَقِيَ اللهَ وَهُوَ مُبْغِضٌ لِّأَهْلِ بَيْتِ مُحَمَّدٍ ﷺ دَخَلَ النَّارَ۔ یعنی "اگر کوئی شخص حجرِ اسود اور مقامِ ابراہیم کے درمیان کھڑے ہو کر نمازیں پڑھے اور روزے رکھے، مگر محمد مصطفیٰ ﷺ کے اہلِ بیت سے بغض رکھتے ہوئے مَرے تو وہ جہنم کی آگ میں داخل ہوگا۔" (المستدرک علی الصحیحین، حدیث:4712، صحّحہ الحاکم ووافقہ الذہبیّ)

تنبیہ واِصلاح: محرّم الحرام میں بعض بدنصیب محبّتِ اہلِ بیت کی آڑ میں صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے حوالے سے نازیبا باتیں کرتے ہیں اور کچھ بدبخت حُبِّ صحابہ کے نام پر حضراتِ اہلِ بیت رضی اللہ عنہم سے متعلق زبان درازی کرتے ہیں۔ یہ دونوں طرزِ عمل اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ کی ناراضی اور ایمان کی تباہی کا ذریعہ ہیں۔

جب قرآن وسنّت میں صحابہ واہلِ بیت رضی اللہ عنہم کی تعریفیں فرمائی گئی ہیں، اُن سے محبّت کی تاکید فرمائی گئی ہے اور اُن سے بغض پر سخت وعیدیں سنائی گئی ہیں تو تاریخی روایات یا اُن کے باہمی معاملات کی آڑ میں اُن سے متعلق زبان درازی کرنے والا انتہائی جاہل واحمق ہے۔ ایمان کی حفاظت کے لیے ضروری ہے کہ دلوں میں اُن کی سچی محبت کا چراغ روشن رہے اور زبانیں ان کے ذکرِ خیر سے تر رہیں۔

حفاظتِ ایمان کا ذریعہ... شریعتِ مصطفویہ کی توقیر

ایمان کی حفاظت کا ایک اہم ذریعہ یہ بھی ہے کہ انسان شرعی احکام کا دل و جان سے احترام کرے اور حتّی الامکان اُنھیں بجالانے میں سُستی نہ کرے۔ شریعت کا پاس کتنا ضروری ہے؟ اِس بات کو سمجھنے کے لیے صرف ایک نکتے پر غور کیجیے کہ "شریعت" اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ کے احکام کا مجموعہ ہے۔ اِس ایک نکتے کو سمجھ لینے سے کئی اہم اُمور واضح ہو جاتے ہیں:

i. جو خوش نصیب شریعتِ مطہرہ پر عمل کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ کے احکام بجالا کر اُن کی رِضا حاصل کرتا ہے۔

خالقِ کریم نے فرمایا: اِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذَا دُعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اَنْ يَّقُوْلُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۔ یعنی "جب مومنوں کو اللہ اور اُس کے رسول کی طرف بلایا جائے؛ تاکہ رسولِ مکرّم ان کے درمیان فیصلہ فرمائیں تو اُنھیں یہی عرض کرنا چاہیے: ہم نے حکم سنا اور اُسے مانا اور یہی لوگ کامیاب ہیں۔" [النور24:51]

ii. جو شریعت پر عمل کرنے میں غفلت کا مظاہرہ کرتا ہے وہ حقیقت میں حکمِ الٰہی اور فرمانِ نبوی کو چھوڑتا ہے اور یہ رَوَیّہ دُنیا و آخرت میں خسارے کا باعث بن سکتا ہے۔

ربِّ کریم نے نافرمانی کرنے والوں کو سخت وعید سناتے ہوئے ارشاد فرمایا: فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖٓ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ۔ "تو رسولِ مکرّم کے حکم کی خلاف ورزی کرنے والوں کو اِس بات سے ڈرنا چاہیے کہ اُن پر کوئی مصیبت اُترے یا اُن پر دردناک عذاب آئے۔" [النور24:63]

iii. جو جان بوجھ کر شریعت کے خلاف فیصلہ کرے... خواہ یوں کہ علم کے بغیر محض اپنی رائے سے شرعی احکام بیان کرتا پھرے یا یوں کہ درست شرعی حکم جانتا ہو، مگر کسی مفاد کی وجہ سے اُس کے خلاف کہے... وہ اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ کے بارے میں جھوٹ بولتا ہے اور قرآن و سنّت میں ایسا کرنے والوں کو سخت وعیدیں سنائی گئی ہیں۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: قُلْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ۔ یعنی "آپ فرما دیجیے: جو لوگ اللہ تعالیٰ کی طرف جھوٹی بات منسوب کرتے ہیں وہ (کبھی بھی) کامیاب نہیں ہوں گے۔" [یونس10:69]

iv. جو بدنصیب کھلم کھلا شریعت کا انکار کرے وہ دائرۂ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے؛ کیونکہ وہ حقیقت میں اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے احکام کا انکار کرتا ہے۔

خالقِ کریم نے فرمایا: وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ۔ "اور جو لوگ اللہ کے نازل کیے ہوئے (احکام) کے مطابق فیصلہ نہ کریں (اُن کا انکار کریں) تو وہی لوگ کافر ہیں۔" [المائدۃ5:44]

بہر حال اِن آیاتِ مقدّسہ میں شریعت کی عظمت و اَہمیّت کا اِظہار بھی ہے اور اُس کی خلاف ورزی یا انکار پر واضح تنبیہ بھی۔

لمحۂ فکریہ: عصرِ حاضر میں شریعتِ مطہرہ پر عمل کے حوالے سے تشویش ناک غفلت پائی جاتی ہے، مثلاً:

i. فحاشی و بے حیائی، دھوکا دہی اور جھوٹ وغیرہ اِس قدر عام ہو چکے ہیں کہ لوگوں کے دلوں سے اِن کے گناہ ہونے کا احساس ہی مٹتا جارہا ہے۔ بزرگوں نے سچ فرمایا کہ گناہ سے بھی بڑی مصیبت یہ ہے کہ اُس کی ہیبت دلوں سے ختم ہو جائے۔

ii. والدین، اساتذہ اور دیگر ذمّے دار اپنے بچوں، شاگردوں اور ماتحت افراد کو شریعت پر عمل کی تلقین نہیں کرتے، حالانکہ حدیثِ پاک کے مطابق روزِ قیامت ہر ذمّے دار سے اُس کی ذمّہ داری کے بارے میں جواب طلبی ہو گی۔

iii. میڈیا کا کردار شرعی تقاضوں کے برعکس نظر آتا ہے، جس سے محسوس ہوتا ہے کہ اُسے بیرونی طاقتیں کنٹرول کر رہی ہیں۔

iv. مسلم حکمران شرعی احکام کو نافذ کرنے میں مجرمانہ غفلت کا مظاہرہ کر رہے ہیں، حتّٰی کہ اسلام کے نام پر قائم ہونے والی ریاست پاکستان میں ابھی تک عملی طور پر شریعت نافذ نہیں ہو سکی۔

v. بسا اوقات عدلیہ کے فاضل جج صاحبان قرآن وسنّت کے خلاف فیصلے کرتے ہیں اور اپنے منصب کے تقاضوں کا احساس بھی بھول جاتے ہیں۔ مثال کے طور پر:

- کچھ ماہ پہلے سپریم کورٹ کے بینچ نے فیصلہ دیا کہ اگر رُخصتی سے پہلے طلاق ہو جائے تو بھی خاتون عدّت کے نان ونفقہ کی حق دار ہے، جب کہ قرآنِ مجید کے مطابق رُخصتی (خلوتِ صحیحہ یا حقوقِ زوجیّت) کے بغیر عدّت ہوتی ہی نہیں۔ [الاحزاب 49:33]
- چند روز قبل لاہور ہائیکورٹ کے راولپنڈی بینچ نے فیصلہ دیا کہ اگر رخصتی سے پہلے ہی خاتون خلع لے لے تو بھی وہ پورے مہر کی حق دار ہے، حالانکہ قرآنِ مجید کا واضح حکم ہے کہ اگر رخصتی سے پہلے طلاق ہو جائے اور مہر مقرّر ہو تو خاتون کو نصف مہر ادا کیا جائے گا۔ [دیکھیے: البقرۃ 2:237]

بہر حال جج صاحبان سمیت ہر شخص شریعتِ مطہرہ کا پابند ہے اور کسی کو بھی اجازت نہیں کہ اپنی رائے کو شرعی احکام پر مقدّم سمجھے۔ قرآنِ حکیم نے حکمِ الٰہی کے خلاف فیصلہ کرنے والوں کو سخت وعیدیں ارشاد فرمائی ہیں۔ [دیکھیے: المائدۃ 5:44، 45، 47]

vi. لوگوں کی ایک بڑی تعداد شریعتِ مطہرہ کے احکام سے واقف ہی نہیں، پھر جو حضرات جاننے کی کوشش کرتے ہیں اُن میں سے بیشتر مستند علمائے کرام کی طرف رُجوع کے بجائے مصنوعی ذہانت (AI) یا گوگل سرچ یا مذہبی لبادہ اوڑھ کر سوشل میڈیا پر فتنہ پھیلانے والوں کی باتوں پر اعتبار کر لیتے ہیں، اِس سے گمراہی پھیلتی ہے، غلط فہمیاں جنم لیتی ہیں اور مزید نقصان ہوتا ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہمیشہ مستند سنّی علمائے کرام یا اُن کی کتابوں سے شرعی احکام سیکھیں اور پھر دل وجان سے اُن پر عمل کریں۔

سیدنا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ الفاظ بھی روایت کیے: اِتَّخَذَ النَّاسُ رُءُوْسًا جُهَّالًا، فَسُئِلُوْا فَأَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ، فَضَلُّوْا وَأَضَلُّوْا۔ یعنی "علما کی وفات کے ذریعے علم اُٹھا لیا جائے گا، پھر لوگ جاہلوں کو راہ نما و پیشوا بنا لیں گے، اُن سے مسائل پوچھے جائیں گے، وہ بغیر علم فتوٰی دے کر خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔" (صحیح بخاری: 100)

حرفِ آخر: ایمان کی عظمت اور اُس کی حفاظت

اللہ تعالیٰ کے اِحسانات بے شمار ہیں اور بندے کو اُن پر اپنے ربِّ کریم کا شکر گزار ہونا چاہیے، خصوصاً نعمتِ ایمان پر شکر کے جذبات بہت زیادہ ہونے چاہییں؛ کیونکہ یہ عظیم ترین دولت ہے اور اِتنی گراں قدر ہے کہ ربِّ کریم دُنیا بھر کی نعمتیں اپنے دُشمنوں، یعنی کفار کو بھی عطا کر دیتا ہے، مگر ایمان کی دولت فقط اُسے ہی دیتا ہے جس سے مَحبَّت فرماتا ہے۔[1]

نعمتِ ایمان کا حقیقی شکر یہ ہے کہ انسان اِس عظیم احسان کی قدر و منزلت کو پہچانے اور اِس کی حفاظت کے لیے فکر مند ہو۔ چنانچہ بارگاہِ الٰہی میں سلامتیِ ایمان کی پُر خلوص دُعاؤں کے ساتھ ساتھ اُن اعمال کو اپنائے جن کی برکت سے ایمان محفوظ ہوتا ہے اور اُن اسباب سے کنارہ کشی اختیار کرے جو ایمان کی کمزوری یا بربادی کا باعث بنتے ہیں۔

اِس وقت دُشمنانِ اسلام سوچے سمجھے منصوبے کے تحت مسلمانوں کے دلوں سے ایمان کی چاشنی ختم کرنے کے درپَے ہیں اور اُسے کمزور کرنے کے لیے سر توڑ کوششیں کر رہے ہیں؛ اِسی لیے آئے روز نت نئے فتنے جنم لیتے ہیں اور نئے نئے روپ میں اسلامی تعلیمات کو مسخ کرنے والے سامنے آتے ہیں۔ چنانچہ اِن حالات میں ہمیں ایمان بچانے کی بے حد فکر ہونی چاہیے۔

اِسی شعور کو پروان چڑھانے کے لیے "ایمان کی حفاظت" کے زیرِ عنوان ایک سلسلہ شروع کیا گیا، آج تین ایسے اہم اُمور کا ذکر ہوا جو تحفُّظِ ایمان کے سلسلے میں بے حد اہم ہیں، اللہ تعالیٰ نے چاہا تو آئندہ خطبہ میں مزید اُمور کا بھی تذکرہ ہو گا:

1) **تعظیمِ رسول:** سرکارِ دوعالَم ﷺ کی ذاتِ اقدس ایمان کا مرکز و محور اور اُس کی رونق و زینت ہے، بلکہ بلا مبالغہ آپ ﷺ جانِ ایمان ہیں۔ جیسے رُوح کا بدن سے تعلق ہو تو بدن زندہ رہتا ہے، ورنہ مُردہ ہو جاتا ہے، اِسی طرح بندے کا دل جانِ ایمان ﷺ کی مَحبَّت و تعظیم سے معمور ہو تو وہ زندہ رہتا ہے اور رحمتِ الٰہی سے ایمان کی سلامتی نصیب ہوتی ہے، لیکن خدانخواستہ آپ ﷺ کی اُلفت و توقیر میں کمی آنے لگے تو دل مُردہ ہو جاتا ہے اور قرآنِ حکیم نے رسول اللہ ﷺ کی معمولی بے ادبی پر تمام اعمال برباد ہونے کی وعید سنائی ہے۔

دُشمنانِ اسلام ہمارے دلوں سے تعظیمِ رسولِ کریم ﷺ نکالنا چاہتے ہیں اور اِس کے لیے مختلف حربے استعمال کرتے ہیں۔ چنانچہ ہمیں اِس جذبے کو مزید پختہ کرنا چاہیے اور جانِ جہاں ﷺ کے ذکرِ پاک، آپ کی احادیثِ کریمہ، آپ کے اسمِ گرامی سمیت، ہر پہلو سے تعظیم کو فرضِ اعظم سمجھتے ہوئے اُس کا خوب اہتمام کرنا چاہیے۔

معروف نجی چینل (جیو نیوز) نے حال ہی میں جو گستاخانہ ویڈیوز نشر کی ہیں، اِس پر عبرت ناک قانونی کارروائی کرنا حکومت کی ریاستی ذمّہ داری بھی ہے اور مذہبی فریضہ بھی۔

---

[1] المستدرک علی الصحیحین، حدیث: 3671، صحّحہ الحاکم ووافقہ الذہبیّ۔

2) تکریمِ صحابہ واہلِ بیت: اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں انبیائے کرام اور خاص فرشتوں عَلَیۡہِمُ الصَّلَوَاتُ وَالتَّسۡلِیۡمَات کے بعد سب سے زیادہ عزّت ووَجاہت اور قدر ومنزلت صحابۂ کرام اور اہلِ بیتِ عِظام رضی اللہ عنہم کی ہے۔ احادیثِ صحیحہ کے مطابق اُن سے پیار اور اُن کی تعظیم وتکریم کرنے والے خوش نصیبوں سے اللہ تعالیٰ محبت فرماتا ہے، بلکہ اُنھیں اپنا محبوب بنالیتا ہے... جب کہ صحابہ واہلِ بیت علیہم الرضوان سے بُغض وعداوت رکھنے والے اور اُن کی توہین کرنے والے بدنصیب پر ربِّ کریم سخت ناراض ہوتا ہے۔

بعض لوگ محبتِ اہلِ بیت کا دم بھرتے ہیں، مگر اُن سے بُغضِ صحابہ کی بدبُو آتی ہے... جب کہ کچھ افراد حُبِ صحابہ کا نعرہ بلند کرتے ہیں، مگر اُن کی زبانیں توہینِ اہلِ بیت سے آلودہ ہیں۔ یہ دونوں طرزِ عمل ایمان کی بربادی کا ذریعہ ہیں۔

ایمان کی حفاظت کی خاطر ہم پر لازم ہے کہ تمام صحابۂ کرام علیہم الرضوان سے بھی والہانہ محبت رکھیں اور اہلِ بیت عِظام رَضِیَ اللہُ عَنۡہُمۡ کے ہر فرد سے بھی ٹوٹ کر پیار کریں۔ اُن تمام کا تذکرہ ہمیشہ اچھے الفاظ سے کریں، ہر طرح کی بے ادبی وتوہین سے اجتناب کریں اور ایسا کرنے والے بدنصیبوں سے دُور رہیں۔

3) توقیرِ شریعتِ مُصطَفَوِیّہ: اللہ تعالیٰ اور اُس کے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم کے عطا کردہ احکام کو دوسرے الفاظ میں "شریعت" کہا جاتا ہے۔ چنانچہ ہمیں چاہیے کہ مستند علمائے اہلِ سنّت سے شریعتِ مطہرہ سیکھیں اور دل وجان سے اُس پر عمل کریں۔ اِسی طرح اپنے بچوں اور ماتحت افراد کو بھی شریعت پر عمل کی تلقین کریں۔ مسلم حکمرانوں سے پوچھا جائے گا کہ اپنی ریاستوں میں شریعت کو نافذ کیوں نہیں کیا تھا؟ یوں ہی اگر فاضل جج صاحبان شریعت کے خلاف کوئی فیصلہ جاری کریں تو اُن سے بھی باز پُرس ہوگی۔

جو شخص علم کے بغیر اپنی رائے سے شریعت کی تشریح کرے یا کسی مفاد کی خاطر جان بوجھ کر شریعت کے خلاف بتائے وہ درحقیقت اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم کی طرف جھوٹی بات منسوب کرتا ہے۔ یوں ہی شریعت کا انکار کرنے والا بھی سنگین جُرم کا مرتکب ہے اور ایسے افراد کو ڈرنا چاہیے کہ کہیں اُن کا ایمان ضائع نہ ہوجائے۔ قرآنِ حکیم نے ایسے رویے پر سخت وعیدیں فرمائی ہیں۔

شرعی مسئلہ: انبیائے کرام عَلَیۡہِمُ الصَّلَوَاتُ وَالتَّسۡلِیۡمَات اور صحابہ واہلِ بیت علیہم الرضوان کی مبارک زندگیوں سے متعلق ایسی فلمیں بنانا اور اُنھیں دیکھنا حرام ہے، جن میں کسی شخص کو بطورِ نبی یا صحابی دِکھایا گیا ہو۔ یہ فلمیں کئی گناہوں کا مجموعہ ہیں۔ جن افراد کو نبی یا صحابی بنا کر دکھایا جاتا ہے وہ ایک اچھا مسلمان کہلانے کے لائق بھی نہیں ہوتے، نیز اِن میں من گھڑت باتیں، میوزک اور بے پردگی وغیرہ متعدد ناجائز اُمور ہوتے ہیں، یہ چیزیں کسی بھی فلم اور ڈرامے وغیرہ میں حرام ہیں، پھر مقدّس ہستیوں کے نام پر اِن کا ارتکاب اور بھی زیادہ بُرا ہے۔[1]

---

[1] اِس حوالے سے فتوٰی ملاحظہ کرنے کے لیے لنک پر کلک کریں: https://www.fatwaqa.com/ur/fatawa/gunah/anbiya-karam-ke-mutalliq-banai-gai-filmon-ka-hukum

اللہ تعالیٰ جانِ ایمان ﷺ کی عظمت و وَجاہت کے طفیل ہم سب کے ایمان کی حفاظت فرمائے! ہمیں اِس کے لیے فکر مند ہونے کی سعادت سے نوازے اور اُن تمام کاموں سے ہمیشہ محفوظ رکھے جو ایمان کی کمزوری یا زوال کا سبب بنتے ہیں!

خالقِ کریم مَحبَّت و تعظیمِ رسولِ کریم ﷺ سے ہمارے دلوں کو آباد فرمائے! صحابہ واہلِ بیت علیہم الرضوان کی محبّت سے وافِر حصّہ عطا فرمائے اور مرتے دم تک رسولِ کریم ﷺ کی تمام نسبتوں کا دل و جان سے احترام کرتے رہنے کی توفیق سے نوازے!

قادرِ مطلق مسلمانوں میں جذبۂ جہاد بیدار فرمائے! اہلِ غـــزہ سمیت دُنیا بھر کے مظـلوم مـسلمانوں کی مدد فرمائے، امریکہ اسرائیل گٹھ جوڑ کے شر سے اُمّت کو محفوظ رکھے! اور اسرائیل کو تمام اتحادیوں سمیت نشانِ عبرت بنائے!

ربِّ کریم اہلِ پاکستان کو ہر قسم کی اندرونی و بیرونی سازشوں سے محفوظ رکھے، ملک کی تمام سرحدات کی حفاظت فرمائے! اِسے امن و سلامتی کا گہوارہ بنائے! اور تمام اربابِ اختیار کو اسلام کا خدمت گزار اور عوام کا خیر خواہ کر دے!

آمین بجاہِ النّبیِّ الکریم ﷺ!